پتیا گھاس کی ایک چار پتی والی شاخ کو اپنے ساتھ نشگفتی سمجھ کر رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی تسلیم کیا کہ یہ ایک خالص توہم ہے۔ اس پر ان سے کہا گیا کہ آخر اس کو آپ پھینک کیوں نہیں دیتے؟ اس کا جواب دیئے بغیر وہ رخصت ہو گئے۔

ایسے لوگوں کی بڑی تعداد ہے جو اپنی صحت کا ذکر کریں گے تو لکڑی کا چھونا ان کے لئے ضروری ہے فرش پر سوئی پڑی ہو گی تو وہ ضرور اٹھالیں گے۔ کسی سیڑھی کے نیچے سے گذرنا ہو گا تو کبھی نہ گزریں گے، آئینے ان سے ٹوٹ جائیں تو ان پر خوف طاری ہو جاتا ہے۔ سڑک پر پیسہ مل جائے تو بہت خوش ہوتے ہیں۔ چھت کے نیچے کبھی چھتری نہیں کھولتے، ہتھیلیاں کھجلائیں تو سمجھتے ہیں کہ کوئی ان کو تحفہ دینے والا ہے۔

اس طبقے میں صنعت و حرفت و تجارت کے کامیاب کپتان، فوجوں کے کمانڈار اور عالمی شہرت کے سیاست داں شامل ہیں۔ دیگر حضرات، اساتذہ، ڈاکٹر، فلسفی اور جوہری سائنس داں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نظم و ضبط کی دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن اپنے دل و دماغ کے ایک کونے میں توہم کی دنیا بسائے رہتے ہیں۔

بعض اعداد ہمارے دماغوں پر عجیب و غریب طریقہ پر مسلط ہیں چنانچہ عدد دوست (جو بعض عددوں کو بہت پسند کرتے ہیں) اور عدد ترس (جو بعض عددوں سے بہت ڈرتے ہیں) انسانوں میں اتنی کثرت سے پائے جاتے ہیں جس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اکثر اپنی اس "کمزوری" کو ظاہر ہونے نہیں دیتے۔ چنانچہ نیویارک کے ایک مشہور ڈاکٹر نے اپنے مریضوں اور دوستوں سے راز میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ تقریباً نصف تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو "عدد پرست" تھی۔ اور بہت سے ایسے تھے جو "دن پرست" تھے مثلاً اکثر کاروباری حضرات اہم معاہدوں پر دستخط کرنے کے لئے منگل کے دن کو ترجیح دیتے تھے۔ ایک فرانسیسی مستعمل موٹر فروش نے بیان کیا کہ خریداری کا ارادہ رکھنے والا ہر دوسرا شخص عدد پرست تھا۔ اور کئی موٹروں کے سودے اس وجہ سے ہوئے کہ ان کے رجسٹری نمبر خریداروں کو اپیل کرتے تھے۔